پروفیسر مراد موسی خان پہلے ایشیائی ڈاکٹر جنہیں آئی اے ایس پی کا صدر منتخب کیا گیا ہے

پروفیسر مراد موسی خان کو انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار سوئسائڈ پریوینشن (آئی اے ایس پی) کا صدر منتخب کرلیا گیا ہے۔ایسوسی ایشن کے قیام سے لے کراب تک 60 سالہ دور میں، ڈاکٹر مراد موسی پہلے ایشیائی اور پہلے پاکستانی ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ڈاکٹر مراد موسی آغا خان یونیورسٹی میں سائکیاٹری کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آئی اے ایس پی کی 29 ویں عالمی کانگریس کے موقعے پر انہیں ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

اس حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "یہ میرے لیے ایک بہت بڑا چیلنج بھی ہے اور عالمی کمیونٹی، آئی اے ایس پی کے ماہرین اور رضا کاروں کے ساتھ کام کرنے کا ایک بہترین موقع بھی ہے اور اس تجربے کی مدد سے ہمیں معاشرے میں خودکشی کے رجحان کو کم کرنے میں مدد ملے گی"۔

صحت کی عالمی تنظیم کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال 15 سے 29 سال کی عمر کے 800,000 سے زائد افراد خودکشی کے ذریعے اپنی جان لے لیتے ہیں اور اسے دنیا بھر میں اموات کی دوسرے بڑی وجہ گردانا جاتا ہے۔مزید برآں، اس تعداد کے علاوہ ایک بڑی تعداد ان افراد کی ہے جو خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔

پاکستان میں خودکشی کے حوالے سے باقاعدہ اعداد و شمار دستیاب نہیں تاہم ایک اندازے کے مطابق 130,000 سے 300,000 افراد اقدام خودکشی کرتے ہیں جبکہ 13,000 سے 15,000 افراد خودکشی کے ذریعے اپنی جان لے لیتے ہیں۔ڈاکٹر مراد موسی کے مطابق، "خودکشی کے زیادہ تر کیسز کی روک تھام ممکن ہے۔"

انہوں نے مزید کہا، "پاکستان جیسے ممالک میں ناانصافی، لاقانونیت، بے روزگاری، صحت، تعلیم تک رسائی نہ ہونا، مکان، ذرائع نقل وحمل کا نہ ہونا وغیرہ ایسے سماجی مسائل وعوامل ہیں جو بے انتہا ذہنی دباؤ کا باعث بنتے ہیں۔شدید ذہنی دباؤ ڈپریشن اور صحت کے دیگر مسائل کا سبب بنتا ہے جن کے باعث کوئی فرد خودکشی کے متعلق سوچنا شروع کرسکتا ہے۔"

ڈاکٹر مراد موسی خان اس مسئلے سے متعلقہ افراد اور اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ حکومت کو تجاویز پیش کی جاسکیں کہ وہ ذہنی صحت کے شعبے میں سرمایہ کاری کرے اور خودکشی کی روک تھام کے لیے باقاعدہ لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

ڈاکٹر مراد نے کہا، "پاکستان کو ذہنی صحت کے لیے ایک قابل عمل قومی لائحہ عمل کی ضرورت ہے جس کی تشکیل میں مختلف شریک کار مثلاً حکومت، عوام الناس، ذہنی صحت کے ماہرین اور غیر سرکاری تنظیمیں شامل ہوں۔"

"عام ذہنی بیماریوں کی تشخیص اور علاج ابتدائی مراحل میں ہونی چاہیے اور اس حوالے سے فیملی ڈاکٹرز، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور مقامی آبادی کے افراد کو تربیت دی جانے چاہیے۔اس تربیت کے بعد وہ اپنے مریضوں سے علامات کے متعلق بات کرسکیں گے؛ ذہنی امراض سے جڑے ناموزوں رویوں کے حوالے سے انہیں سمجھ سکیں گے اور انہیں یہ تربیت دے سکیں گے کہ ذہنی امراض سے صحت یاب ہونے کا کیا طریقہ ہے۔" ڈاکٹر مراد موسی نے مزید کہا، "اس کے ساتھ ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ ذہنی امراض کے علاج کی کم قیمت اور قابل دسترس سہولیات فراہم کی جائیں اور لوگوں کو تعلیم دی جائے کہ ڈپریشن یا کسی دیگر ذہنی مرض کی صورت میں انہیں کس سے رجوع کرنا ہے۔"

ڈاکٹر مراد موسی کے مطابق، "خودکشی کرنے والے 90 فیصد افراد وہ ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی ذہنی مرض کا شکار ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ خودکشیوں کے لیے کلینیکل ڈپریشن کا مرض ذمہ دار ہے۔"